خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت

27-February-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا، پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا رَاضِيًا، فَلْيُكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث:۶۰۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ علمِ دِین حاصل کرنے کے لیے نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنُوں گا۔ ☆ عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آج کے بیان میں ہم **خوفِ خدا میں رونے کی اَہَمِیَّت** کے بارے میں سُنیں گے۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اس پر ایک ایمان افروز حِکایت بیان کی جائے گی۔ یہ بھی سُنیں گے کہ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ خَوفِ خدا میں رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خَوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے اور آنسو بہانے کے طبّی فوائد بھی ہیں، وہ بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے

1…معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی…الخ، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خوفِ خدا میں کیسی گریہ وزاری فرماتے تھے۔اس کے بھی کچھ واقعات بیان ہوں گے۔اللہ کرے! ہم دِلجمعی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل بیان سننے کی سعادت حاصل کرسکیں۔آیئے!ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں،چنانچہ

ایک قطرے کی وجہ سے جہنم سے آزادی

مکتبۃالمدینہ کی کتاب"**خوفِ خدا**" کے صفحہ نمبر142 پر لکھا ہے:قِیامت کے دن ایک شخص کو بارگاہِ الٰہی میں لایا جائے گا۔اُسے اُس کا اَعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں کثیر گناہ پائے گا۔پھر عَرض کرے گا:اے مالکِ کریم!میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں؟اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا:میرے پاس اس کے مضبوط گواہ(Witnesses)ہیں۔وہ بندہ اپنے سیدھی اور اُلٹی جانب مُڑ کر دیکھے گا لیکن کسی گواہ کو مَوجُود نہ پائے گا اور کہے گا:اے ربِّ کریم!وہ گواہ کہاں ہیں؟تو اللہ کریم اس کے اعضاء کو گواہی دینے کا حکم دے گا۔کان کہیں گے:ہاں!ہم نے(حرام)سُنا اور ہم اس پر گواہ ہیں۔آنکھیں کہیں گی:ہاں!ہم نے(حرام)دیکھا۔زبان کہے گی:ہاں!میں نے(حرام)بولا تھا۔اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کہیں گے:ہاں!ہم(حرام کی طرف)بڑھے تھے۔وغیرہ

وہ بندہ یہ سب سُن کر حیران رہ جائے گا۔پھر جب اللہ پاک اس کے لئے دوزخ میں جانے کا حکم فرمادے گا تو اس شخص کی سیدھی آنکھ کا ایک بال ربِّ کریم سے کچھ عرض کرنے کی اجازت طلب کرے گا اور اجازت ملنے پر عرض کرے گا:الٰہی!کیا تُو نے نہیں فرمایا تھا کہ میرا جو بندہ اپنی آنکھ کے کسی بال کو میرے خَوف میں بہائے جانے والے آنسوؤں میں گیلا کرے گا،میں اس کی بخشش فرمادوں گا؟اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا:کیوں نہیں!تو وہ بال عرض کرے گا:میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا یہ گنہگار بندہ تیرے خَوف سے رویا تھا،جس سے میں بھیگ گیا تھا۔یہ سُن کر اللہ پاک اس بندے کو جنت

میں جانے کا حکم فرما دے گا۔ ایک اعلان کرنے والا پکار کر کہے گا: سُنو! فُلاں بن فُلاں اپنی آنکھ کے ایک بال کی وجہ سے دوزخ سے نجات پا گیا۔ (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربّ کریم کی رحمت ہے بڑی

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے جہاں خوفِ خدا میں رونے کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت بہت کشادہ ہے۔ وہ ربّ کریم اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ دنیا کا اُصول ہے کہ غلطی پر ہاتھوں ہاتھ ڈانٹ یا سزا ملتی ہے، مگر قربان جایئے! اپنے ربِّ کریم کی بخشش اور رحمت پر کہ نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہمارے عیبوں کو چھپاتا ہے۔ گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمارا رِزق بند نہیں کرتا۔ گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری **آنکھوں کی روشنی** نہیں لیتا، گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری **سُننے کی طاقت** کو واپس نہیں لیتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمارے بولنے کی طاقت سے ہمیں محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمیں **پاؤں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمیں **ہاتھوں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ خطاؤں کی بھرمار کے باوجود وہ ہمیں اپنے کرم والے دروازے سے دُور نہیں کرتا۔ وہ کریم صرف اپنے فضل و رحمت سے گُناہوں کو چھپا دیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ مگر ایک اُصول یاد رہے! ہم ربّ کریم کے بندے ہیں اور وہ ہمارا مالک ہے، ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اس کے احکام پر عمل کریں، پھر اس کا کرم ہے جس کی کوئی حد نہیں۔

صلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!☆اللہ پاک ایسا "کریم" ہے جو نافرمانوں پر بھی فضل و کرم کی بارش برساتا ہے، ☆**وہ ایسا**"حلیم" ہے کہ جب کسی گناہ گار کو اپنی نافرمانی پر افسوس و شرمندگی کرتے ہوئے ملاحظہ فرماتا ہے تو اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔☆**وہ ایسا**"عَلِیْم" ہے جو دلوں کے راز جانتا ہے، نیّتوں پر خبر دار ہے اور زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں ہے۔☆**وہ ایسا**"عظیم" ہے کہ کسی بھی گناہ کو معاف کرنا اس کے لیے دشوار نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرت سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ پاک نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سو (100) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین و آسمان کے درمیان ایک کے اوپر ایک رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر اُتری۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، جنگلی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کرلیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اس رحمت کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو(100) مکمل فرما دے گا اور قیامت کے دن اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔(مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۹، حدیث:۶۹۷۷)

آیئے! ربِّ کریم کی رحمت پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز روایت و حکایت سنتے ہیں:

ربّ کریم کی عنایتیں اور نوازشیں!

بخاری شریف میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کے مقدمات سے فارغ ہوجائے گا تو ایک آدمی جو جنت اور دوزخ کے درمیان (Between) رہ جائے گا وہ دوزخیوں میں آخری شخص ہوگا جو جنت میں جائے گا۔ جنت میں داخل ہونے سے پہلے اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا اور وہ عرض کرے گا: اے میرے مالک! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی بدبو نے مار دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلاڈالا ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اگر تیرے ساتھ یہ احسان کردیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: تیری عزّت کی قسم! میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک اس کا منہ دوزخ سے ہٹادے گا۔ جب وہ بندہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو جنت کی تروتازگی کو دیکھنے لگے گا۔ جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے مالک! مجھے جنت کے دروازے سے قریب کردے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: کیا تُو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو جو کچھ مانگ چکا ہے، اب اس کے علاوہ کوئی سُوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: الٰہی! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں ہونا چاہتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی مل جائے تُو پھر کوئی سُوال کرے؟ وہ عرض کرے گا: اے مالک! مجھے تیری عزّت کی قسم! اب میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو جنت کے قریب کردے گا، جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچ جائے گا اور جنت کی تروتازگی اور لذّت کو محسوس کرے گا۔ پھر جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر وہ کہے گا: اے میرے مالک! مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! افسوس! تُو کس قدر وعدہ کو توڑنے والا ہے! کیا تُو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے مل چکا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: مالک! تُو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت مت بنا۔ پھر اللہ پاک اسے جنت میں جانے کی اجازت عطا فرمائے گا اور اِرْشاد فرمائے گا:

مانگ! کیا مانگتا ہے؟ اس پر وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات (Desires) ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا: جو تُو نے مانگا وہ تجھے دیا جاتا ہے اور اس جیسا اور دیا جاتا ہے بلکہ اس کا دس (10) گُنا اور بھی دیا جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل السجود، ۱/۲۸۳، حدیث: ۸۰۶ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کسے کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! ربِّ کریم سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا، ربِّ کریم سے دعا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ مگر دعا کے آداب کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آیئے! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب سنتے ہیں، چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **فضائلِ دعا** میں لکھا ہے: آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اِجابت (یعنی قبولیت کی دلیل) ہے۔ (فضائلِ دعا، ص ۸۱، ادب نمبر ۳۳)

اسی طرح خوفِ خدا میں رونا بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ خود خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو، گناہوں سے نجات اور نیکیوں سے پیار مشکل ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ **خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟** آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب"** صفحہ نمبر 26 پر لکھتے ہیں: "اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی پکڑ، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ قرآنِ کریم

میں اللہ کریم نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ خوبی کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ

پارہ 5 سُوْرَۃُ النسآء کی آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو

اسی طرح پارہ 22 سورۃُ الاَحزاب کی آیت نمبر 70 میں ارشادِ باری ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ۝۷۰ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

تَرْجَمَۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو۔

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 175 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۱۷۵ (پ۴، آلِ عمران: ۱۷۵)

تَرْجَمَۂ کنزُ العرفان: اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو۔

آنسو بہائیں مگر کہاں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا خوفِ خدا بھی ہے۔ یقیناً فکرِ آخرت سے بے قرار رہنا، عذابِ دوزخ سے رونا اور خوفِ خدا میں ڈُوبے رہنا بہت بڑی نعمت ہے۔ افسوس! آج دنیا کے غم میں تو آنسو بہائے جاتے ہیں، مگر فکرِ آخرت میں رونے کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ غور تو کیجئے! اس دنیا کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اس کے لیے آنسو بہائے

جائیں۔ یہ دنیا تو ایک مسافر خانے کی طرح ہے، جس میں مسافر آکر ٹھہرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد رُخصت ہو جاتے ہیں، مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا۔ مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دنیا کی فکر نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے لیے آنسو بہانے چاہئیں۔ بلکہ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو خوفِ** خدا میں بہایئے ☆ عشقِ رسول میں بہایئے، ☆ فکرِ آخرت میں بہایئے، ☆ گناہوں کی کثرت پر بہایئے، ☆ نیکیاں نہ کرسکنے پر بہایئے، ☆ موت کی سختیوں کو یاد کرکے بہایئے، ☆ غمِ مدینہ میں بہایئے، ☆ اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کے خوف سے بہایئے، ☆ قبر کو یاد کرکے بہایئے، ☆ قبر کی گھبراہٹ کا سوچ کر بہایئے، ☆ قبر کے اندھیرے کو یاد کرکے بہایئے، ☆ قبر کی تنگی کو یاد کرکے بہایئے، ☆ قیامت کے ہولناک مراحل کو یاد کرکے بہایئے، ☆ یہ سوچ کر آنسو بہایئے کہ قیامت کے دن ہم اپنے ایک ایک عمل کا حساب کس طرح دے سکیں گے؟ ☆ محشر کے دن کی گرمی کو ہم کیسے برداشت کریں گے؟ ☆ محشر کے دن تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے باریک پُلِ صراط کیسے پار کریں گے؟ ☆ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں؟ اَلْغَرَض! فکرِ آخرت میں بے قرار ہو کر آنسو بہایئے اور اگر آنسو نہ بہتے ہوں تو اس بات پر آنسو بہایئے کہ ہمارے آنسو خوفِ خدا سے کیوں نہیں بہتے؟

خوفِ خدا میں رونے کی عادت بنائیں

آیئے! فکرِ آخرت میں آنسو بہانے کی ترغیب پر مُشْتَمِل 2 فرامینِ مُصْطَفٰے سنتے ہیں:

1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین (3) آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ ہوگی جو خوفِ خدا سے روئی ہوگی۔

(کنز العمال، کتاب المواعظ، ۳۵۶/۸، حدیث: ۴۳۳۵)

2) ارشاد فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ دوزخ میں دوزخی روئیں گے، یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔

(شرحُ السّنة، ۵۶۵/۷، حدیث: ۴۳۱۴)

آیئے! خوفِ خدا میں رونے سے متعلق بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے 3 اقوال بھی سنتے ہیں:

(1) حضرت عبدُاللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: خوب روؤ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالو۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کسی شخص کو حقیقتِ حال کا علم ہو جائے تو وہ (خوفِ خدا کے سبب) اس قدر چیخیں مارے کہ اس کی آواز ختم ہو جائے اور نماز کی اتنی کثرت کرے کہ اس کی کمر جواب دے جائے۔ (احیاء العلوم، ۴۸۰/۴)

(2) حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: اللہ کریم کے خوف سے میرا ایک آنسو بہانا میرے نزدیک پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (احیاء العلوم، ۴۸۰/۴)

(3) حضرت کعبُ الاَحبار رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں اللہ کریم کے خوف سے روؤں یہاں تک کہ میرے آنسو گالوں پر بہیں یہ میرے نزدیک پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(احیاء العلوم، ۴۸۰/۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے دل کی سختی دُور کرتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! جسے رونا نہ آئے اسے رونے کی کوشش کرنی چاہیے، بسا اَوقات گناہوں کی کثرت اور دل کی سختی کی وجہ سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔ اس سختی کو دُور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بھوک اور نفل روزوں کی کثرت کی جائے۔ اس سے دل نرم ہو گا اور خوفِ خدا میں رونے کی سعادت حاصل ہو سکے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔ اس مہینے کے روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ لٰہذا جن سے ہو سکے وہ ضرور اس مہینے کے نفل روزے رکھنے کی سعادت حاصل کریں۔ اس سے نہ صرف دل کی سختی دور ہو گی بلکہ ماہِ رجب کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی، رجب اور شعبان کے نفل روزے رکھنے کی بَرَکت سے ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے میں آسانی ہو گی اور یوں فرض روزوں کے لیے پہلے سے تیاری بھی ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

منقول ہے: چھٹے آسمان کے دروازے پر رجب کے مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیز گاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزے والا) دن اس بندے کیلئے اللہ پاک سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے: یا اللہ! اِس بندے کو بخش دے۔ جبکہ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے تو گویا اُس نے سو (100) سال کے روزے رکھے، سو (100) سال راتوں کو جاگ کر اللہ کریم کی عبادت کی اور یہ رَجَب کی ستائیس (27) تاریخ ہے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے لئے اللہ پاک نے جنّت میں خاص مَحل تیار فرمایا ہے، ان خُوش نصیبوں کو اللہ پاک **"رَجَب"** نامی نَہر سے سیر اب فرمائے گا، ان کے لئے دوزخ کے دروازے بند اور جنّتی دروازے کھول دیئے جائیں گے، ان کے روزے گُناہوں کے مٹنے کا ذریعہ بن جائیں گے اور قیامت کے دن کی ناقابلِ برداشت گرمی اور بُھوک پیاس میں ان کے کھانے پینے اور آرام کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

نفل روزوں کے اس قَدَر زَبَردَسْت فَضائل وبَرکات سُننے کے بعد تو ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی کثرت سے اِہتمام کیا کرے، رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آنے سے تو ویسے ہی روزے رکھنے کا گویا موسم شُروع ہو جاتا ہے۔ پہلے رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے پھر اس کے بعد شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے روزے۔

آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا **نفل روزوں کی ترغیب اور فضائل** پر مُشْتَمِل ایک خوبصورت مکتوب سُنتے ہیں:

مکتوبِ عطّار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلّمات اور طالبات کی خدمات میں کعبے شریف کے گرد گُھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ

اَلْمُبارَك کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالا مال جُھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ   اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار پھر خوشی کے دن آگئے ہیں، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد ہوچکی ہے۔ اِس ماہِ مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا ہے، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں گناہوں پر شرمندگی کے آنسوؤں سے پانی دیا جاتا اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَك میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قَدر دانو! سیکھنے اور سکھانے اور رزقِ حَلال کمانے میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کا بھی حق ضائع نہ ہوتا ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین(3) ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَك کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمربستہ ہو جائے، سحری اور اِفطار میں کم کھانے کی عادت بنائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے تمام مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرمادیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین(3) روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے!

حضرت عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین(3) سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، دوسرے

دن کا روزہ دو سال کے اور تیسرے دن کا روزہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(جامع صغیر لِلسُّیُوطی، ص ۳۱۱، حدیث: ۵۰۵۱، فَضائِل شَھرِ رَجب لِلْخَلّال، ص ۶۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نفل روزوں کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 2 احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں، چنانچہ

(1) فِرشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرت اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے، میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ۔" میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(ترمِذی، ۲/۲۰۵، حدیث: ۷۸۵)

(2) روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: " **اے بِلال! ناشتا کرلو۔**" عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں روزہ دار ہوں۔" رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزے دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں اور اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔(شُعَبُ الْاِیمان، ۳/۲۹۷، حدیث: ۳۵۸۶)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا! اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَواضُع (چھوٹی مہمان نوازی) نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے: مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ الله (یعنی اللہ کریم بَرَکت دے)۔ یہ بھی معلوم ہوا! حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کر دی جائیں تاکہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار رِیا (یعنی دکھلاوا کرنا) نہیں۔ (حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح میں مفتی صاحب لکھتے ہیں:) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی یہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس کے عِوَض (یعنی بدلے میں) جنّت میں کھائیں گے وہ عِوَض (یعنی بدلہ) اِس سے بہتر بھی ہوگا اور زِیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنٰی پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈّی و جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۰۲ ملخصاً)

(امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اگر مُطالَعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (1) **"کفن کی واپسی مَعَ رجب کی بہاریں"** اور (2) **"آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا"** پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب **"فیضانِ رَمضان"** بھی ضرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عِیدِ مِعراجُ النَّبِی کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا جتنی توفیق ہو **فیضانِ رَمَضان** بھی تقسیم فرمائیے اور ڈھیروں

ڈھیر ثواب کمائیے۔

تمام اسلامی بھائیوں سے بالعموم اور جامعاتُ المدینہ اور مدارِس المدینہ کے تمام قاری صاحبان، اَساتِذہ، ناظمین اور طلبہ کی خدمتوں میں بالخصوص تڑپتی ہوئی گزارش ہے کہ براہِ کرم !(میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی)زکوۃ، فِطرہ، قربانی کی کھالیں اور دیگر چندہ جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو چندے کی ترغیب دلائیں)خدا کی قسم! مجھے اُن اساتِذہ اور طلبہ کے بارے میں سُن کر بہت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہش کو قربان کرکے رمضان المبارک، جامعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہِدایات کے مطابق چندے کے اسٹالز پر ذمّے داریاں سنبھالتے ہیں، جو اساتذہ اور طلبہ بغیر کسی عذر کے صرف سُستی یا غفلت کے باعث دلچسپی نہ ہونے کا مُظاہرہ کرتے ہیں ان کی وجہ سے میرا دل روتا ہے۔

خصوصی نکتہ

جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے، ہر ایک کی خدمت میں تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب، **"چندے کے بارے میں سوال جواب"** کا دوبارہ مطالعہ فرمالیجئے۔

دُعائے عطار

یا اللہ پاک! رَمَضانُ الْمُبارَک میں چندے اور بقر عید میں کھالوں کے لیے کوشش کرکے جو عاشقانِ رسول میرا دل خوش کرتے ہیں، تُو ان سے ہمیشہ کے لیے خوش ہو جا اور ان کے صدقے مجھ پاپی و بدکار، گنہگاروں کے سردار سے بھی ہمیشہ کے لیے راضی ہو جا۔ یا اللہ پاک جو اسلامی بھائی اور اسلامی

بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال تین (3) مہینوں کے روزے رکھنے اور ہر سال جُمادَی الْاُخریٰ میں رسالہ "**کفن کی واپسی**"، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں "**آقا** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا مہینا** اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں "**فیضانِ رَمضان**" (مکمل) پڑھ یا سُن لینے کی سعادت حاصل کرے، مجھے اور اُس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جنتُ الْفِردَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رونے کی طِبّی فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اَہَمِّیَّت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ جدید طِبّی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ رونے کے بھی کئی فائدے ہیں۔

آیئے! آنسو بہانے کے کچھ طِبّی فوائد سنتے ہیں: ☆ ماہرین کے مطابق وہ پانی جو آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے نکلتا ہے، آنکھ سے نکلنے والے دیگر پانیوں (Waters) سے مختلف ہوتا ہے۔ ☆ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر شخص کو ہفتے میں کم از کم ایک بار پندرہ (15) (Fifteen) منٹ تک رونا چاہیے۔ ☆ ہفتے میں ایک بار کا رونا دِماغی صلاحیتوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ ☆ ماہرین کا کہنا ہے کہ آنسو انسانی جسم میں موجود کولیسٹرول (Cholesterol) کو کم کرتے ہیں۔ ☆ بوجھل طبیعت میں بہنے والے آنسو ذہنی دباؤ کا خاتمہ کرتے ہیں جس سے بلڈ پریشر (Blood pressure)، شوگر (Sugar) اور دل کے امراض (Heart diseases) نہیں ہوتے۔ ☆ آنسوؤں کو روکنے سے آنکھوں میں ڈی ہائیڈریشن ہو جاتی ہے جس سے بینائی کمزور ہوتی ہے جبکہ ہفتے میں ایک بار رونے سے بینائی بہتر ہوتی ہے۔ ☆ تحقیق سے یہ بات

بھی سامنے آئی ہے کہ آنسوؤں کی صورت میں جو پانی آنکھوں سے نکلتا ہے، اس میں کئی طرح کے کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ ایسے آنسو انتہائی کم مقدار میں بھی بہائے جائیں تو اس کے نتیجے میں شریانوں میں خون کے قطرے جمنے کا عمل سُست پڑ جاتا ہے اور جِلدی امرض (Skin diseases) سے نجات ملتی ہے۔

(مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکن ہے کہ آنسو بہانے کے فوائد سُن کر رونے کا ذہن بن رہا ہو۔ یہ یاد رکھ لیں کہ شرعاً جو رونا پسندیدہ ہے اور جس پر ثواب ہے وہ رونا اللہ پاک کے لئے ہو، آخرت کی فکر میں ہو، خوفِ خدا کی وجہ سے ہو۔ جبکہ دنیا کے لیے رونے پر آنکھوں کو فوائد تو مل سکتے ہیں لیکن ثواب نہیں ملے گا۔ افسوس! آج ہم اپنی دنیا اچھی کرنے کے لیے کتنے بے چین ہیں۔ دنیا اچھی ہو جائے، صحت ٹھیک ہو جائے، پریشانیاں ختم ہو جائیں، مصیبتیں دُور ہو جائیں، مال و دولت کی کثرت ہو جائے، قیمتی موبائل مل جائے، نئی گاڑی مل جائے، اَلْغَرَض! بے شمار دنیوی مقاصد ہیں کہ جنہیں پانے کے لیے ہم بھرپور کوشش کرتے ہیں، مگر افسوس! آخرت کو بہتر کرنے کا جذبہ ویسا نظر نہیں آتا جیسا نظر آنا چاہیے۔ **اے کاش!** ہمیں بھی دُنیا کی ناپائیداری کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، ہماری بھی غفلت ختم ہو جائے۔ ہمیں بھی امّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا کی نعمت مل جائے، بُرے خاتِمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے، **اے کاش!** ہمیں اپنے مالکِ حقیقی کی ناراضی کا ہر دم ڈر لگا رہے، موت کے وقت کی سختیوں، اپنے غسلِ میّت و کفن دفن کی کیفیت اور مُردہ حالت میں اپنی بے بسی کا احساس ہو جائے۔ قبر کا اندھیرا، اس کی گھبراہٹ، قبر میں آنے والے فرشتوں کے سُوالات اور قَبْر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وقت ستاتا رہے۔ **اے کاش!** محشر اور پُل صراط کی گرمی،

بارگاہِ الٰہی کی پیشی، اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائی کا خوف ہمیں یاد رہے۔ دوزخ کی خوفناک چِنگھاڑ، دوزخ کی ہولناک سزائیں اور جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومی کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذَرِیعہ بن جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا خوفِ خدا سے رونا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کچھ شک نہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ مقدس ہستیاں ہیں جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام مخلوق سے بڑھ کر مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جو یقیناً اللہ پاک کے غضب، اس کے عذاب اور اس کی ناراضی سے محفوظ ہیں، یہاں تک اللہ پاک نے ان کی حفاظت کا وعدہ کر لیا کہ ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا۔(بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۳۸)۔ بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ جن کی سفارش یہ کر دیں اللہ پاک انہیں بھی دنیا و آخرت کے عذاب سے محفوظ فرمالیتا ہے۔ یہ پاکیزہ شخصیّات گناہوں سے پاک ہونے اور اللہ پاک کی رضا کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود بھی روتی اور گڑگڑاتی تھیں۔ مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے تھے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں کئی ایسے ہیں کہ جن کا رونا اور گڑگڑانا کئی کئی دن تک برقرار رہتا تھا۔ آیئے! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خوفِ خدا میں رونے سے متعلق دو (2) روایتیں سنتے ہیں:

❖ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ چالیس (40) دن تک سجدے کی

حالت میں روتے رہے اور اللہ پاک سے حیا کے سبب آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھایا۔اتنا زیادہ رونے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آنسوؤں سے گھاس (Grass) اُگ آئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سر کو ڈھانپ لیا۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۱۳۵ بتغیر)

❖ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں مروی ہے:یہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قدر روتے کہ ایک مِیل کے فاصِلے سے ان کے سِینے میں ہونے والی گَڑ گَڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔(اِحیاءُالعُلوم، ۲۲۶/۴ از نیکی کی دعوت، ص۲۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک "یومِ تعطیل اعتکاف"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا خوفِ خدا میں ڈُوبے رہنا اور اس میں آنسو بہانا مرحبا۔ہمیں بھی اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی جہاں اور بے شمار بہاریں ہیں،وہیں ایک بہار یہ بھی ہے کہ اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے خوفِ خدا میں رونا نصیب ہوتا ہے۔یہی مَدَنی ماحول فکرِ آخرت میں بے قراری کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔یہی مَدَنی ماحول قبر و آخرت کی یاد دل میں پیدا کرتا ہے۔یہی مَدَنی ماحول غمِ مدینہ اور عشقِ رسول میں رونے کا ذہن دیتا ہے۔لٰہذا آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خوب خوب حصہ لیجئے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع،ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ان مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے

عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوگی جو دل میں رِقّت پیدا کرنے کے ساتھ فکرِ آخرت میں کڑھنے کا ذہن بیدار کرے گی۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوم تَعْطِیل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے مخصوص عَلاقوں اور گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلْمِ دِین سیکھنے، سکھانے کا ذہن دیا جاتا ہے۔☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ یَومِ تَعْطِیل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے☆یَومِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَومِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے اعتکاف کی نِیَّت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لمحہ عِبادَت میں گزارنے کا موقع ملے گا☆یَومِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار اس مَدَنی کام **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے سے مزید آپ جان سکیں گے☆یومِ تعطیل اعتکاف کیا ہے؟☆یومِ تعطیل اعتکاف کا شیڈول☆ مدنی کاموں کی مضبوطی کا ذریعہ ☆ گاؤں گوٹھ اور دعوتِ اسلامی☆یومِ تعطیل اعتکاف سے متعلق چند سوال جواب☆یومِ تعطیل اعتکاف کے 14 فوائد وغیرہ

آیئے! ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

نیکیوں کی توفیق مل گئی

کراچی کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنفِرادی کوشِش پر یہ رَمضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہوگئے۔ جہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُنہوں نے مزید 2 سال اِعتِکاف کی سَعادت حاصِل کی۔ اُن کی مسجد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنفِرادی کوشش کرکے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تَحریک دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کررہے تھے جو سَر پر عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم اَجمَعِین کا خوفِ خدا میں رونا

انبیاءِ کرام عَلَیہِمُ السَّلام کی طرح اللہ پاک کے نیک بندے یعنی اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم اَجمَعِین خوفِ خدا کے سبب کثرت سے آنسو بہاتے ہیں۔ کئی اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم اَجمَعِین کے بارے میں منقول ہے کہ خوفِ خدا میں کثرت سے رونے کے سبب ان کی بینائی ختم ہوگئی، مگر انہوں نے رونا نہیں چھوڑا۔ آیئے! ترغیب کے لیے خوفِ خدا میں رونے پر اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم اَجمَعِین کے 2 واقعات سنتے ہیں:

(1) حضرت ابو بِشر صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے مُحَدِّث اور زبردست مُبَلِّغ تھے۔ بیان کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے، لرزتے رہتے اور اس قدر پُھوٹ پُھوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو کثرت سے رونے اور بدن کے لرزنے سے ان کے اعضاء کے جوڑ اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے خوفِ خدا کا یہ عالَم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن حیران و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۱۵۱، از خوفِ خدا)

(2) سُلطانُ الْہِنْد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر خَوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ ہمیشہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور گڑگڑاتے رہتے تھے، لوگوں کو خَوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زمین کے نیچے سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کا ذکرِ خیر

اے عاشقانِ اولیا! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا خوفِ خدا سے رونا مرحبا! 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مُبارَک نہایت ہی عقیدت اور دُھوم دھام سے منایا جاتا ہے، اس موقع پر **ثواب پہنچانے اجتماعات** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں قرآن خوانی، نعت خوانی، سُنّتوں بھرے بیانات، تقسیمِ رسائل وغیرہ

1 . . . معین الارواح، ص ۱۸۵ ملخصاً

کا اہتمام ہوتا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوت اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** کراچی میں بالخصوص رَجَبُ الْمُرَجَّب کے شروع کے **6 دنوں** میں تو **مَدَنی مذاکروں** کی خوب بہاریں ہوتی ہیں، کئی شہروں سے عاشقانِ غریب نواز، علمِ دین سیکھنے، فیضانِ مَدَنی مذاکرہ لُوٹنے اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں وقت گزارنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان کے علاوہ **ملک و بیرونِ** ہزاروں عاشقانِ غریب نواز اپنے اپنے شہروں میں اجتماعی طور پر ان مَدَنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ابھی بھی یہ مدنی مذاکرے جاری ہیں آپ بھی مدنی چینل کے ذریعے ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی ضرور سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! آیئے! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصراً ذکرِ خیر سنتے ہیں:

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام حَسَن چشتی اجمیری ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہِند اور عطائے رسول شامل ہیں۔(معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ ملخصاً) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق و کردار سے اسلام کا بول بالا فرمایا ۔لاکھوں لوگوں کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی نگاہِ ولایت سے فیض بخشا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے خُلَفا اور شاگردوں کی ایسی جماعت تیار کی، جس نے پاک و ہند کے کونے کونے میں دِین کا پیغام پھیلایا۔ اللہ پاک حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ دین کے صدقے ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس لنگرِ رضویہ

اے عاشقانِ اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول جہاں خوفِ خدا کا پیکر بناتا ہے وہیں اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سچی مَحَبَّت بھی دیتا ہے۔ ہم بھی اسی مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے 108 سے زائد شعبہ جات میں مَدَنی کام کر رہی ہے۔ انہی میں سے ایک "**مجلسِ لنگرِ رضویہ**" بھی ہے۔ مختلف مواقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول کو کھانا کھلایا جاتا ہے مثلاً **دَارُالسُّنَّہ** میں آنے والے مہمانوں، مختلف **سُنّتوں بھرے اجتماعات، اجلاسوں، مختلف مَدَنی کورسز** میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **ملک و بیرونِ ملک** ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے **اِعتکاف** کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے "**لنگرِ رضویہ**" (سحری وافطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دِین کے حلقوں اور مَدَنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے **عالمی مَدَنی مرکز** فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے **مَدَنی مذاکروں کے اجتماعات** میں بھی عاشقانِ رسول کے لیے **لنگرِ رضویہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ لنگرِ رَضَویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ **ملک وبیرونِ ملک** سینکڑوں مقامات پر **پورے ماہ اور آخری عشرے** کا اعتکاف ہوگا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ "**لنگرِ رضویہ**" کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خطبے کے 7 اَحکام

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**فیضانِ جمعہ**" سے خطبے کے چند احکام سنتے ہیں: ☆ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے دوزخ کی طرف پُل بنایا۔ (ترمذی، ۲/۴۸، حدیث:۵۱۳) اس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جَہَنَّم میں داخِل ہوں گے۔ (حاشیۂ بہارِ شریعت، ۱/۷۶۱، ۷۶۲) ☆ خطیب کی طرف منہ کرکے بیٹھنا سنّتِ صحابہ ہے۔

اعلان:

خطبے کے بقیہ احکام تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی

سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 27 فروری 2019ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور وفکر: 5 منٹ،

کل دورانیہ 15 منٹ

خطبے کے بقیہ اَحکام

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خطبے میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر دل میں دُرُود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی)

1…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2…تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

فرض ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۸/۳۶۵)☆"دُرِّ مختار" میں ہے: خطبے میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سُبْحٰنَ الله کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔(دُرِّمُختار، ۳/۳۹)
☆اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: بحالتِ خطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہو گا اور حالِ خطبہ میں کوئی عمل رَوا(یعنی جائز) نہیں ۔(فتاویٰ رضویہ،۸/۳۳۳)☆اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: خطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا(بھی) حرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۸/۳۳۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆بارش کی زیادتی کے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق **"بارش کی زیادتی کے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

(بخاری، ۱/۳۴۸، حدیث ۱۰۱۴)

اے اللہ پاک! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ پاک! ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور وادیوں پر اور درخت اُگنے کے مقامات پر برسا۔(یعنی جہاں جانی ومالی نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو)(مَدَنی پنج سورہ، ص ۲۱۰)

اس دعا کی فضیلت میں آتا ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارک میں لوگوں پر قحط آ گیا۔ نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جُمُعَہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض

کی: یَارَسُولَ اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مال ہلاک ہو گئے، بچے بھوکے ہیں۔ آپ ہمارے لیے اللہ کریم سے دعا کیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا کی (راوی کہتے ہیں) اس وقت آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ ابھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی مثل بادل اُمنڈ آئے اور ابھی آپ منبر سے نیچے نہیں تشریف لائے تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی داڑھی مبارک سے ٹپک رہے تھے۔ اس دن ایسی بارش ہوئی کہ دوسرے جمعے تک جاری رہی۔ (اگلے جمعہ کو) وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! (مسلسل بارش کی وجہ سے) مکان گر گئے اور مال غرق ہو گیا۔ آپ اللہ پاک سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور دعا کی، اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔ آپ بادل کی جس سمت بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے تو بادل ہٹ جاتے تھے۔ پورا مدینہ حوض کی طرح ہو گیا اور وادیٔ قناۃ ایک ماہ تک بہتی رہی اور جس طرف سے کوئی شخص آتا تھا وہ بارش کی کثرت کی خبر دیتا تھا۔ (بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الاستسقاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ، ۱/۳۲۱، حدیث: ۹۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی غوروفکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غوروفکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غوروفکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غوروفکر کیجئے۔

☆اجتماعی غوروفکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 49 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان واقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی

سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دومَدَنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)غوروفکر کی؟(16)صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے،سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد،اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دوپر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں/نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے،گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت،گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ،غیبت،چغلی،حسد،تکبر،وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یامَدَنی مذاکرہ آڈیو،ویڈیو یامدنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری،طنز،دل آزاری،قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

ہفتہ وار 8مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِاہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ غوروفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر

اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد